Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Contemporary Issues and the rulings on women's veiling in the light of shsria

عصر حاضر کے مسائل اور عورت کے پردے کے احکام شریعت کی روشنی میں

Asia Bakht Pari
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
In Islamic teachings veiling hijab is a fundamental religious commandment aimed at maintaining modesty and social purity.scholarly discussions on this topics, titled the rules and issues of the of the veil in the modern era, emphasize the following the difference between the seven hijabs, veils, jilbabs, khimar and niqab, the book clarifies the legal and literal differences between these different terms so that the scope of each can be understood. Arguments have been given on the necessity, importance, and vvidom of the veil, the religious status of the veil, and its social benefits, including the propection of women and the formation of an Islamic society. The veil and the demands of the modern era: The issues were examined. Whether the veil is an obstacle to women's education and development or not.from an Islamic perspective, the veil is not an obstacle to development, but rather it is part of the identity and dignity of a Muslim women. Practical issues: Detailed guidance is provided on important and everyday issues such as the shariah status of adopting current fashions such as the black abaya and the injunctions to cover oneself from non-mahram relatives. The veil for Men is not only for women in Islam .The injunctions regarding men's veil, lowering their gaze, and maintaining modesty were also discussed.

Keywords: Women's Veiling (Hijab), Contemporary Challenges, Islamic Jurisprudence (Fiqh), Shariah Rulings, Modesty and Gender Ethics

پردے کے لغوی مفہوم

پردے کو عربی لغت میں "حجاب" کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ بسا اوقات لباس اور پردہ دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے، تاہم اس کا غالب استعمال پردے ہی کے مفہوم میں ہوتا ہے۔ اسے لباس کے معنی میں اس لیے بھی لیا جاتا ہے کہ پردہ لباس کے ذریعے ہی قائم ہوتا ہے، مگر لغوی اعتبار سے ہر لباس حجاب نہیں کہلاتا، بلکہ وہی لباس حجاب کہلائے گا جو چہرے کو بھی ڈھانپ لے۔ حضرت سلیمانؑ کے واقعے کے ضمن میں قرآنِ مجید میں ارشاد ہے: "حتیٰ توارت بالحجاب "یعنی یہاں تک کہ سورج پردے میں چھپ گیا۔ 1

شرعی پردہ

شرعی پردے سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنے ان تمام اعضاء کو ڈھانپے جنہیں نامحرم مردوں سے چھپانا اس پر لازم ہے۔ اس ضمن میں چہرے کو دیگر اعضاء پر خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اصل کشش اور فتنہ کا مرکز یہی ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے مرد کی توجہ عورت کی جانب مبذول ہوتی ہے۔ یہ بات باعثِ تعجب ہے کہ شرعی پردے میں سر، گردن، بازو، پاؤں اور سینہ وغیرہ کو ڈھانپنا تو ضروری سمجھا جائے، لیکن چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی رکھنے کو جائز قرار دیا جائے، حالانکہ ایک مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ حسن وکشش اور فتنہ کا اصل محور چہرہ ہی ہے۔ 2

عورت کے حجاب سے کیا مراد ہے

عورت کے حجاب کے بارے میں امام ابن حجر عسقلائی فرماتے ہیں کہ عورت کے حجاب سے مراد یہ ہے کہ وہ اس طرح پردہ کریں کہ نامحرم مرد اسے کسی صورت نہ دیکھ سکیں۔3.

حجاب کی تعریف:

حجاب سے مراد دو چیزوں کے درمیان ایسا حائل عنصر ہے جو انہیں ایک دوسرے سے اوجھل کر دے۔

قرآن میں ایک مخصوص آیت کو آیتِ حجاب کہا جاتا ہے، جس کے نزول کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں کے دروازوں پر پردے لٹکا دیے۔ اس کی تقلید میں دیگر مسلمان گھرانوں میں بھی یہ طریقہ رائج ہو گیا۔ اس طرح کا حجاب کرنے سے نہ باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ستر اور حجاب میں فرق:

ستر اور حجاب میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ستر فی نفسہ ضروری ہے اور ہر شخص کو اپنی جسمانی اعضا کو ڈھانپنا چاہیے، چاہے کوئی دیکھنے والا موجود ہو یا نہ ہو۔ حجاب اس کے برعکس اضافی پردہ ہے جس کا تعلق صرف غیر محرم مردوں سے ہوتا ہے۔ یعنی ستر کا حکم مرد و عورت دونوں پر لازم ہے، لیکن حجاب کا حکم مخصوص طور پر عورت پر ہے۔

پردے کے احکام:

پردے کے احکام قرآن وحدیث میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلی آیت پردے کے بارے میں ازواج مطہرات کے لیے نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں انہیں پردے کے متعلق ہدایات دی ہیں۔4

پردہ کے احکام

پردے سے متعلق قرآن وحدیث میں تفصیل سے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ پردہ سے متعلق سب سے پہلی آیت ۵ھ میں نازل ہوئی۔ جس میں ازواج مطہرات کو خطاب کرکے پردے سے متعلق یہ ہدایات کی گئی ہیں۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا5

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ لہٰذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔

تشریح

اس آیت نے خواتین کو غیر مردوں سے بات کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ اُس میں جان بوجھ کر نزاکت اور کشش پیدا نہیں کرنی چاہیے، البتہ اپنی بات کسی بداخلاقی کے بغیر پھیکے انداز میں کہہ دینی چاہیے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب عام گفتگو میں بھی خواتین کو یہ ہدایت کی گئی ہے تو غیر مردوں کے سامنے ترنم کے ساتھ اشعار پڑھنا یا گانا کتنا بُرا ہو گا۔6

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

وَ قَرنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجنَ تَبَرُّجَ الجَاہِلِيَّةِ الاُولٰى وَ اَقِمنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِينَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعنَ اللّٰہَ وَ رَسُولَہٗ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰہُ لِيُذہِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ اَہلَ البَيتِ وَ يُطَہِّرَكُم تَطہِيرًا7

ترجمہ: اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور غیر مردوں کو بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا، اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو، اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو۔ اے نبی کے اہل بیت گھر والو اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دُور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔

تشریح

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت کے لیے گھر سے نکلنا قطعی طور پر ممنوع ہے، کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی احادیث نے یہ واضح فرمایا ہے کہ ضرورت یا حاجت کے وقت عورت پردے کے ساتھ باہر جا سکتی ہے۔ لیکن اس بیان کا اصل مقصد یہ عظیم اصول واضح کرنا ہے کہ عورت کا بنیادی فریضہ اپنے گھر اور خاندان کی تعمیر ہے، اور ایسی سرگرمیاں جو اس مقصد میں خلل ڈالیں، عورت کے اصلی مقصد حیات کے خلاف ہیں اور ان سے معاشرتی توازن بگڑ سکتا ہے۔

"پہلی جاہلیت" سے مراد حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے قبل کا وہ زمانہ ہے جب عورتیں بے حیائی کے ساتھ اپنی زینت و آرائش غیر محرم مردوں کے سامنے دکھاتی تھیں۔ اس اصطلاح میں یہ بھی اشارہ شامل ہے کہ ایک نئی جاہلیت بھی آخرکار ظاہر ہوگی۔ اور کم از کم اس بے حیائی کے معاملے میں یہ موجودہ جاہلیت ہماری نظروں کے سامنے اس حد تک آچکی ہے کہ اس نے پہلی جاہلیت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔8

اَلتَّبَرُّج، بَرَجَ سے ہے، اس سے مراد تخلیق یا مصنوعی زینت ہے جیسے سر، چہرہ، گردن، سینہ، کلائیاں پنڈ ئیاں وغیرہ کو ظاہر کرنے میں کھلتے ہی چلے جانا کیونکہ کثرت سے گھر سے نکلنے اور پھر بے پردہ ہو کر نکلنے میں بہت فساد و فتنہ ہے اور "اولی" کو جاہلیت کی صفت بناتا ایسا وصف ہے جو بالکل واضح ہے جیسے فرمایا: 9

وَاَنَّہٗ اَهْلَكَ عَادًا ِ الْاُوْلٰى10

ترجمہ: "کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی قوم عاد (ھود علیہ اسلام کی قوم) کو ہلاک کیا"۔

قرآن میں ارشاد ہے: "نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ چاہتا ہے کہ وہ اہل بیت نبیؐ کی گندگی کو دور کرے اور انہیں مکمل طور پر پاک کرے۔"

مولانا ادریس ندویؒ نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں فرمایا کہ عورت کو اپنی زینت یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ صرف محارم کے سامنے ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔ نامحرم مردوں کے سامنے چہرہ یا ہاتھ کھولنے کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔ عورت پر یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ سر، بازو یا چہرہ کھول کر اپنا حسن و جمال دکھائے، کیونکہ حسن وکشش کا اصل مرکز چہرہ ہے۔ اسی لیے شریعت مطہرہ نے زنا اور فتنہ کے دروازے بند کرنے کے لیے نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنا حرام قرار دیا ہے۔11

غضِ بصر

سب سے پہلا حکم جو مردوں اور عورتوں دونوں کو دیا گیا، وہ یہ ہے کہ غضِ بصر کرو۔ عام طور پر اس کا ترجمہ "نظریں نیچی رکھو" یا "نگاہیں پست رکھو" کہا جاتا ہے، لیکن یہ ترجمہ مکمل مفہوم ظاہر نہیں کرتا۔ اصل مقصد یہ نہیں کہ ہر وقت نظریں نیچی رہیں اور اوپر دیکھنا بالکل ممنوع ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ چیزیں جن سے فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں، ان سے پرہیز کیا جائے۔ حدیث میں اسے "آنکھوں کا زنا" کہا گیا ہے۔

مردوں کے لیے اجنبی عورتوں کے حسن اور زینت کی نظروں سے لذت اندوز ہونا، اور عورتوں کے لیے اجنبی مردوں کو مرکزِ نگاہ بنانا، دونوں کے لیے فتنے کا سبب ہیں، اور فساد کی ابتدا بھی یہی سے ہوتی ہے۔ اسی لیے سب سے پہلے اس دروازے کو بند کرنے کا حکم دیا گیا، اور یہی غضِ بصر کی اصل مراد ہے۔ اردو زبان میں ہم اس مفہوم کو "نظر بچانا" کے الفاظ سے بخوبی بیان کرسکتے ہیں۔12

قرآن کریم کی روشنی میں غض بصر کا حکم

قرآن پاک میں ارشاد باریّ ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ13

ترجمہ: "لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریضہ کیا ہوا ہے جیسے عورتیں"۔

آنکھوں کی بے باکی اور ان کی آزادی خواہشات میں انتشار پیدا کرتی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں غض بصر کا حکم و فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بدنظری شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو شخص اس کو میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے میں اس کو ایک ایسی ایمانی قوت دوں گا جس کی شرینی وہ اپنے دل میں پائے گا"۔14

پردہ ایک مضبوط قلعہ

پردہ بدکاری اور حرمتوں کی پامالی کے خلاف ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت کو ایسا برتن نہیں بننا چاہیے جس میں ہر شخص اپنی ہوس کا اظہار کرے۔ پردہ عورت کی حفاظت اور عصمت کی مضبوط دیوار ہے۔

پردہ ایک رکاوٹ

پردہ اصل اسلامی معاشرے میں بے پردگی، بدن کی نمائش اور اختلاط کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ عورت کا جسم ستر ہے اور پردہ اسے چھپانے والا ہے، اور یہی **تقویٰ** کی علامت ہے۔15

اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَا بَنِیَ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ16

ترجمہ: اے آدم زاد! ہم نے تم پر ایسا لباس نازل فرمایا ہے۔ جو تمھارے ننگ ڈھانپتا ہے اور باعث زینت ہے اور تقویٰ کا لباس اچھا ہے۔

تشریح

قرآن میں ارشاد ہے کہ مکہ مکرمہ کے قریب رہنے والے بعض قبائل، مثلاً قریش اور خمس کہلاتے تھے۔ عرب کے دیگر تمام قبیلے، حرمِ کعبہ کی پاسبانی کی وجہ سے ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اسی رسم کا نتیجہ یہ تھا کہ عربوں کے عقیدے کے مطابق کپڑے پہن کر طواف کرنا صرف انہی قبائل کا حق تھا۔ دیگر لوگ یہ کہتے تھے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں، ان کے ساتھ ہم بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔

چنانچہ جب وہ لوگ طواف کے لیے آتے تو "خمس" کے کسی آدمی سے کپڑے مانگتے۔ اگر انہیں کپڑے مل جاتے تو انہیں پہن کر طواف کرتے، لیکن اگر کسی سے کپڑے نہ ملتے تو بالکل عریاں ہو کر طواف کرتے۔ یہ آیات اس بے ہودہ رسم کی تردید کے لیے نازل ہوئیں اور ساتھ ہی انسان کے لیے لباس کی اہمیت بھی بیان فرمائی گئی۔

لباس کا اصل مقصد جسم کا پردہ کرنا ہے، ساتھ ہی یہ زینت اور خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک اچھے لباس کی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ یہ دونوں مقاصد پورے کرے۔ جس لباس سے پردے کا مقصد حاصل نہ ہو، وہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

لباس کے ذکر کے ساتھ یہ حقیقت بھی واضح فرمائی گئی کہ جس طرح لباس جسم کی پردہ داری کرتا ہے، اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لحاظ سے انسان کو چاہیے کہ صرف اچھا لباس پہننے تک محدود نہ رہے، بلکہ تقویٰ کے لباس سے بھی خود کو مزین کرے اور اس پر قائم رہے۔17

زینت کو چھپانے اور نظریں بچانے کا حکم

اسلام نے صرف عورت کو غیر محرم مرد سے نزاکت اور نرم گفتگو والے انداز اور گھروں میں سکون و وقار سے رہنے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ ہر ایسے راستے پر دیوار کھڑی کر دی ہے جہاں اسے جذبات کے بھڑکنے اور شہوات نفسانی کو تسکین پہنچانے کا سامنا بہم پہنچ سکتا ہے۔18

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَاۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّۚ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ19

ترجمہ: مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے شوہر، باپ، سسر، اپنے بیٹے، بھائی بھتیجے، بھانجے، اپنے میل جول کی عورتیں اپنے غلام وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں تاکہ اپنی زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا علم لوگوں کو ہو جائے اور تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اے ایمان والو! تاکہ تم کامیاب ہو جاو۔

تشریح

سجاوٹ اور پردے کی ہدایت

سجاوٹ سے مراد جسم کے وہ حصے ہیں جن پر زیور پہنا جاتا ہے یا خوشنما کپڑے پہن کر دکھایا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں قرآنِ کریم نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنا پورا جسم ایسی چادر یا برقع سے چھپائیں جو ان کے سجاوٹ کے مقامات کو چھپائے۔

البتہ، ان مقامات میں سے اگر کوئی حصہ کام کے دوران بے اختیار کھل جائے یا کسی ضرورت کی وجہ سے کھولنا پڑے، تو اسے آیت میں یہ استثناء دیا گیا ہے" :سوائے اُس کے جو خود ظاہر ہو جائے"۔

تفسیر ابن جریر کے مطابق حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ چادر ہے جو عورت اوڑھ کر رکھتی ہو، جس سے چھپانا ممکن نہ ہو۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ضرورت کے وقت اگر عورت کو اپنا چہرہ یا ہتھیلیاں ظاہر کرنا پڑیں، تو آیت نے اس کی بھی اجازت دی ہے۔

لیکن چونکہ چہرہ ہی عورت کے حسن اور کشش کا اصل مرکز ہوتا ہے، اس لیے عام حالات میں اسے بھی چھپانے کا حکم ہے۔20

پردے کے متعلق اہم حدیث مبارکہ

حضرت انس سے حضرت ام المومنین زینبؓ کے قصہ نکاح میں مذکور ہے کہ پھر وہ دعوت کھانے والے چلے گئے۔ حضور ﷺ جو تشریف لائے تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ نازل ہوگی۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت میمونہؓ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھیں، اتفاقاً عبد اللہ ابن ام مکتومؓ نابینا صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ نے ان دونوں ام سلمہ اور میمونہؓ سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں جو ہم کو نہیں دیکھ سکتے؟ تو آپ نے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو نابینا نہیں، کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔21

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عورت سر تا پا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بے پردہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔22

پردے کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں پر سارا بدن اور زینت چھپانے کو ایسی عبادت قرار دیا ہے جس کو کرنے والا اجر و ثواب پاتا ہے اور اس چھوڑنے والا مستوجب بن جاتا ہے اور بے پردگی تباہ کن کبیرہ گناہ ہے جو کئی دوسرے کبائر کا سبب بنتا ہے۔ جیسے قصداً بدن یا زینت کا کوئی جز ظاہر کرنا، مردوں سے اختلاط اور ان کو فتنے میں ڈالنے جیسی بے پردگی کی گئی۔ آفتوں کا ارتکاب کرنا، مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے فریضہ۔ کو مانتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے پردہ عفت اور حیاء کا التزام کرنا چاہے پردہ عزتوں کی شرعی مدافعت ہے اور شک وشبہ اور فتنہ وفساد سے عورت کو کوسوں دور کر دیا ہے پردہ کرنے سے مومن مردوں اور عورتوں کو دلوں کی پاکیزگی کی طرف بلاتا ہے، ان کو تقویٰ سے آباد کرتا ہے اور اللہ کی حرمات کی تعظیم سکھاتا ہے۔23

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا۔

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ24

ترجمہ: یہ تمہارے اور عورتوں کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔

نظر کی حفاظت کے فوائد

جن صورتوں کا دیکھنا حرام ہے جیسے عورت اور خوبصورت نابالغ لڑکا وغیرہ ان سے نظر پھیر لینے سے تین بڑے اہم فائدے حاصل ہوتے ہیں

۱۔ ایمان کی چاشنی اور لذت، جو اللہ کے واسطے چھوڑی ہوئی اس بیہودہ لذت سے بہت ہی شیریں اور بہتر ہے۔

۲۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دل میں نور اور فراست پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ نظر کو فواحش سے محفوظ رکھنے کا تیسرا فائدہ دل کی قوت ثابت قدمی پختہ عزم اور دلیری کا حصول ہے، ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ قوت دلیل کے ساتھ ساتھ بصیرت بھی عطا فرماتا ہے۔25

تین آنکھیں جہنم میں داخل نہ ہوں گی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تین آنکھیں ایسی ہیں جو جہنم میں داخل نہ ہوں گی۔

۱۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام ہوئی چیزوں سے ہٹ گیئں۔

۲۔ ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا۔

۳۔ اور ایک وہ آنکھ جس سے اللہ کے خوف سے ایک مکھی کے سر کے برابر آنسو نکل گی۔26

بے پردگی کی حرمت کے دلائل

تبرّج کی حرمت پر متعدد آیات کرتی ہیں۔ ان میں دو با کل نص کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى27

ترجمہ: اور پہلی جاہلیت کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔

سنت نبوی کے دلائل

صِنفَانِ مِن اَهلِ النّارِ لم ارهُمَا، قوم مَعهم سِيَاطٌ كا ذَنَابِ البقَرِ يَضرِبُونَ بِهَاالنّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيَاتٌ، مَائلاَتٌ، رُءُوسُهن كَاسنِمَته البُخْتِ المائلته لاَيَدْخُلْنَ الجنته وَلاَ يَجِدْب رِيْحَهَا وإنَّ رِيْحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مِسيرَتهٔ كَذَاوَكَذَا۔28

وہ قسم کے جہنم مجھے اب نظر نہیں آرہے۔ایک وہ قوم جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کی پٹائی کریں گے اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مائل ہونے والی، مائل کرنے والی، ان کے سر اونٹ کی کوہان جیسے ہوگے، نہ تو وہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور سے سونگھی جاسکے گی۔

اس واضح حدیث میں شدید وعید ہے جو دلالت کرتی ہے کہ تبرّج کبیرہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہ وہ ہوتا ہے جس پر جہنم کی وعید ہو یا اللہ کے غضب، لغت، عذاب یا جنت سے محرومی سے ڈرایا گیا ہو۔

عورت کے ستر کی حدود

عورت کا پورے کا پورا جسم مردوں کے لئے ستر ہے ماسوائے چہرہ اور ہاتھوں کے یعنی کوئی عورت اپنے چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کو اپنے شوہر کے سوا دوسروں کے سامنے کھول نہیں سکتی خواہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبداللہ بن طفیل کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا میں نے کہا یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔

ان احکام میں اتنی گنجائش ہے کہ عورت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے کسی ضرورت کے تحت جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسے گھر کا کام کرتے ہوئے کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے فرش دھوتے وقت پائنچے اوپر چڑھالینا یا آٹا گوندھتے وقت کف اوپر کرلینا وغیرہ۔29

بے حیا اور بے پردہ عورتوں کا دردناک انجام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنموں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ دوسروں کو بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں۔ ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت یعنی دور سے محسوس کی جاسکتی ہے۔30

اسلامی پردہ کی اہمیت

قرآن کریم نے عورتوں کے لیے کئی احکام میں سے ایک اہم حکم یہ بھی دیا ہے کہ وہ اپنی حیا اور پردے کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو، یعنی وہ لوگ جو تمہارے قریبی رشتہ دار نہیں ہیں، ان کے سامنے بے پردہ یا بے حجاب نہ جاؤ۔ جب عورت باہر نکلے تو اس کا **سر اور** چہرہ ڈھکا ہوا ہونا چاہیے، اور لباس ایسا ہو کہ اس سے کسی غیر کے لیے کشش پیدا نہ ہو۔

بعض لڑکیاں کام کا بہانہ کرکے ایسا لباس پہن لیتی ہیں جو شرعی لباس کے معیار پر پورا نہیں اترتا، لیکن قرآن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حکم یہ ہے کہ ایسے کام نہ کیے جائیں جس میں ایسا لباس پہننا پڑے جو بدن یا زینت ظاہر کرے۔ یہاں تک کہ چال و حرکت بھی ایسی نہ ہو جو دوسروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے۔

اسی لیے احمدی عورتوں اور خاص طور پر احمدی بچیوں پر یہ فرض ہے کہ قرآن کے اس حکم کے مطابق اپنے لباس اور پردے کی حفاظت کریں۔ آج کے دور میں باہر سے آنے والے لوگ اور ٹیلی وژن، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے بعض برائیاں اور بے حیائیاں گھروں میں داخل ہو گئی ہیں۔ اس لیے ایک احمدی ماں اور بچی کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود کو ان برائیوں سے محفوظ رکھیں۔

فیشن اور معاشرتی دباؤ میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنا مقام بھول جائیں یا دوسروں کی نظریں آپ پر پڑنے لگیں۔ چونکہ مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ ایک جگہ آباد ہیں اور گھل مل جاتے ہیں، بعض اوقات احتیاط کم رہ جاتی ہے، لیکن احمدی خواتین اور بچیوں کو اپنی انفرادیت قائم رکھنی چاہیے۔

ان کا لباس اور رویہ ایسا ہونا چاہیے کہ غیر مرد یا لڑکوں کی طرف سے بری نظر ڈالنے کی جرات نہ ہو۔ روشن خیالی کے نام پر ایسا نہ ہو کہ ایک احمدی اور غیر احمدی میں کوئی فرق محسوس نہ ہو، بلکہ احمدی خواتین اور بچیاں اپنی اسلامی اور اخلاقی شناخت کو نمایاں رکھیں۔31

حوالہ جات

1۔ مولانا سید ابو الاعلی مودودی، تفسیر تفہیم القران، ادارہ ترجمان القران، سورت ص، آیت 32

2۔ محمد عبد منیب، ستر و حجاب اور خواتین، مشربہ علم وحکمت، ص7

3۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، کتاب التفسیر، باب قولہ ولو اذ سمعتموہ قلم، حدیث نمبر 4750

4۔ مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ، احکام ستر و حجاب، مکتبہ اسلام، ص22

5۔ سورت اخزاب، آیت 32

6۔ مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القران کراچی، ربیع الاول 1432 مطابق فروری 2011، ص3/ 1293

7۔ سورت اخزاب، آیت 33

8۔ مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ القران، مکتبہ معارف القران کراچی، ربیع الاول 1432 مطابق فروری 2011، ص3/ 1295

9۔ الشیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید، پردہ محافظ، دارالاندلس، ص56

10۔ سورت اخزاب، آیت 33

11۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ، تفسیر معارف دار العلوم القران، جلد ششم، مکتبہ دار العلوم حسینہ، شہداد پور، پاکستان، 1422، ص257

12۔ مولانا سید ابو الاعلی مودودی، پردہ، اسلامک پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ص234

13۔ سورت ال عمران، آیت نمبر 14

14۔ پروفیسر غازی عبد الرحمن قاسمی، مسئلہ حجاب اسلامی تعلیمات اور یورپی نقطہ نظر، 2017ء، صفحہ نمبر 71

15۔ شیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید، پردہ محافظِ نسواں، دارالاندلس، فروری 2006ء، ص90

16۔ سورت الاعراف، آیت نمبر 26

17۔ مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القران کراچی، ربیع الاول 1432 مطابق فروری 2011، ص1/ 449

18۔ مولانا ابو الحسن مبشر احمد ربانی، پردے کی شرعی حیثیت، دار الاندلس، جنوری 2004، ص49

19۔ سورت النور، آیت 30/ 31

20۔ مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن مکتبہ معارف القران کراچی، ربیع الاول 1432 مطابق فروری 2011، ص2/ 1073

21۔ مولانا نور احمد صاحب، احکام پردہ، مشہور مفتی ابن نعیم بن مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ، 2022ء، ص38

22۔ مولانا نور احمد صاحب اور مشہود مفتی، احکامِ پردہ، 2022ء، ص39

23۔ اشیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید، پردہ محافظِ نسواں، دار الاندلس، فروری 2006ء، ص90

24۔ سورت الحزاب، آیت نمبر 53

25۔ اشیخ السلام ابن تیمیہؒ، مسائل ستر و حجاب، مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور، ص58

26۔ مولانا نور احمد صاحب، احکام پردہ، 2022ء، ص55

27۔ سورت الاحزاب، آیت نمبر 33

28۔ اشیخ بکر بن عبد اللہ ابو زیدؒ، پردہ محافظ نسواں، اسلام کی نشرو اشاعت کا عالمی مرکز، فروری 2006ء، ص114

29۔ مولانا عبد الرحمان کیلانیؒ، احکام ستر و حجاب، فروری 2004، ڈاکٹر حافظ شفیق الرحمان کیلانی، انجینئر حافظ عتیق الرحمان کیلانی، ص23

30۔ مولانا نور احمد صاحب، احکام پردہ، 2022ء، ص50

31۔ خطاب از مستورات جلسہ سالانہ ماریشس 3/ دسمبر 2005ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 29/ مئی 2015ء